رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶ ... ہر انگریزی ما[illegible] ... [illegible]یخ کو قادیان دار الامان سے نکلتا ہے

فاروق

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد (۱۸)	قادیان مورخہ ۴ ارمارچ ۱۹۳۰ء مطابق ۱۳ ارشوال المکرم ۱۳۴۸ھ	نمبر ۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت بفضلہ تعالےٰ قرین بہتر ہے ÷

(۲) ۶ ار اپریل کو لیکھرام کی پیشگوئی کی یادگار منائی گئی۔ شاندار جلوس نکالا گیا۔ اور بعد عصر وسیع میدان میں جلسہ ہوا جس میں پیشگوئی کی حقیقت اور صداقت پر شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور خاکسار ایڈیٹر فاروق کی تقریریں ہوئیں ÷

(۳) درخواست دعا۔ منشی محمد ابراہیم صاحب پوسٹمین لالہ موسیٰ کو خدا نے فرزند نرینہ ۲۵ جنوری ۱۹۳۰ء کو عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت صاحب نے محمد یوسف تجویز فرمایا۔ منشی صاحب تمام احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ مولود مسعود کے لئے درازی عمر اور خادم دین ہونے کی اور والدین اور متعلقین کے لئے قرۃ عین ہونے کی دعا فرمادیں۔ کیونکہ منشی صاحب کو خدا نے یہ پہلا فرزند بخشا ہے۔ جس کو انہوں نے خدمت دین کیلئے وقف کر دیا۔

(۴) فاروق کے کاتب قاضی دین محمد صاحب کا نکاح خدا کے فضل سے ہوگیا ہے۔ ۷ ارمارچ کو رخصتانہ ہوا۔ احباب

ہندو قوم کے نام اعلان ضروری

کچھ عرصہ ہوا۔ ایک کتاب "تہذیب المرزا" نامی آریہ سماج کے ایک گندے اور بدزبان ممبر کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں نہایت سخت الفاظ میں حضرت مسیح موعود بانئے سلسلہ احمدیہ کو یاد کیا گیا ہے۔ نفسِ مضمون کا تو ہم جواب دینگے ہی۔ لیکن سوال اس بدزبانی کا ہے۔ جو اس میں اختیار کی گئی ہے۔ ہم آریہ سماج کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اگر اس قسم کا لٹریچر انکی نظر میں پسندیدہ ہے۔ تو اس کا ایسا مؤثر جواب ہم دے سکتے ہیں۔ اور دینگے۔ کہ پھر اُن سے بنائے کچھ نہ بنیگی۔ لیکن اگر وہ بھی اس طریق تحریر کو ناپسند کرتے ہیں۔ تو ہم ایک ماہ تک اس امر کا انتظار کرینگے۔ کہ پرتی ندھی سبھا لاہور اور گورو کل کانگڑی اور دوسری ذمہ وار انجمنوں کی طرف سے اس کتاب کے خلاف پروٹسٹ شائع کیا جائے۔ اور آریہ دوکانداروں کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ اس کتاب کی فروخت کو اسی وقت تک بند کر دیں۔ جب تک کہ مصنف گالیوں کا حصہ نکال کر صرف علمی مضامین کو باقی نہ رہنے دے۔ اگر ایک ماہ کے اندر اندر آریہ صاحبان کی طرف سے ایسی کوئی کارروائی نہ ہوئی۔ تو ۱۵ اپریل سے ہم بالکل آزاد ہونگے۔ اور اس لٹریچر کا جواب اسی رنگ میں دینگے جسکی وہ مستحق ہے۔ اور اس وقت سارا الزام آریہ سماج پر ہوگا۔ نہ کہ ہم پر ÷

المعلن۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اشتہار ندائے ایمان

اشتہار ندائے ایمان نمبر ۲ کے متعلق میں پہلے بھی دو مرتبہ اعلان کر چکا ہوں۔ کہ اشتہار صرف ایک ہی مرتبہ کافی تعداد میں چھپوایا جائے گا۔ اسلئے جو احباب خریدنا چاہیں۔ وہ ۲۰ مارچ تک اطلاع دیں۔ کہ انہیں کس قدر تعداد میں اشتہار مطلوب ہے۔ ۲۰ مارچ کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں کی تعمیل نہ ہوسکے گی۔ اس لئے احباب جلد سے جلد اطلاع دیں۔ اب تک اس اشتہار کی خریداری کے متعلق صرف ایک درخواست پہنچی ہے آرڈر دیتے وقت اُن تمام ہدایات کو ملحوظ رکھیں۔ جو وقتاً فوقتاً اس بارے میں شائع ہوتی رہی ہیں ÷ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

خبروں کا گلدستہ

—— رنگون میں مسز لی لیوس آنریری مجسٹریٹ درجہ سوم مقرر کی گئی۔ یہ رنگون یونیورسٹی کے انگلش لیکچرر پروفیسر لیوس کی زوجہ ہے۔ اور پہلی برمی عورت ہے جو آنریری مجسٹریٹی کے عہدہ پر مقرر کی گئی۔ اور ۱۹۳۳ء تک رہیگی۔

—— سیشن جج جل گاؤں نے بھاول بم کیس کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ ملزم شدا شیو عمر ۲۲ سال کو پندرہ سال عبور دریا ئے شور کی سزا دی گئی۔ بھگونند ملزم کو ۹ سال کی سزا بعبور دریا دی گئی۔ بھگوانند اس پر یہ بھی الزام ہے۔ کہ اس نے سلطانی گواہ جے گوپال وغیرہ پر کمرۂ عدالت میں پستول سے گولی چلائی۔

—— خالصہ کالج امرتسر کے حادثۂ بم کے متعلق پولیس نے ۵ طلباء کو زیر حراست کر رکھا ہے۔ پرنسپل کے مکان پر اس کی حفاظت کے لئے پولیس کا زبردست پہرہ لگایا گیا ہے۔

—— ۲۴ جنوری گذشتہ کو گورنر پنجاب کے جھنگ پہنچنے پر قومی کارکنوں کے کہنے سے دوکانداروں نے ہڑتال کر دی تھی۔ پولیس ایکٹ کے دفعہ ۳۴ کے مطابق پولیس نے ہڑتال کرنے والے کئی دوکانداروں کا چالان کیا۔ اور ان کو سزائے جرمانہ دلائی۔

امان اللہ خاں نے اس بے بنیاد خبر کی قطعی تردید کی۔ کہ وہ تخت افغانستان پر بیٹھنے کے پھر متمنی ہیں۔ اور اپنا ارادہ مشتہر کر دیا۔ کہ وہ قطعی طور سے اٹلی کے شہر روما میں رہا کرینگے۔

—— مسٹر میکانکو[...] مقرر ہوئے۔ مسٹر میکانک[...] ہمفریز سابق برٹش سفیر کا[...] آئیں گے۔ وہاں سے ہندو[...] آجائیں گے۔

—— امان اللہ خاں [...]

بعض جرمن کارخانوں سے چند بیش بہا صنعتی مشینیں خریدی تھیں۔ جن کی قیمت باقساط ادا کرنے کی شرط ہوئی تھی۔ ان میں سوتی اور اونی کپڑا بنانے کی مشین۔ شکر (قند) سازی کی مشین۔ دیا سلائی کی مشین۔ اور بعض دیگر چھوٹی بڑی مشینیں شامل تھیں۔ یہ مال جرمن سے ہندوستان جہاز میں آرہا تھا کہ غازی موصوف تخت سے دست بردار ہو کر اٹلی چلے گئے۔ یہ مشینیں کراچی کے بندرگاہ میں پڑی رہیں۔ اب جبکہ نادرشاہ کو تمام سلطنتوں نے بادشاہ افغانستان تسلیم کر لیا۔ حکومت جرمنی نے حکومت افغانستان سے [...]وکتابت کرکے مشینوں کی قیمت ادا کرنے کے لئے [...]ھا۔ چنانچہ غازی نادرشاہ نے ان مشینوں کی قیمت [...] برادا کر دی۔ جرمنی سے ہندوستان تک ان مشینوں کا کرایہ [...] قریباً اٹھارہ ہزار روپے لگا۔ ۵۰ ہزار روپے کراچی میں بحری جنگی وغیرہ کے دیئے۔ غرض کئی لاکھ روپے مشینوں کی قیمت کے ادا کر دیئے۔ اور ان مشینوں کو ملک کے مختلف مقامات پر نصب کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ آئندہ چند ماہ کے اندر ان مشینوں سے کام لینا شروع ہو جائے گا۔ جس سے افغانستان اپنی روزانہ ضروریات کے لئے دوسرے ملکوں کی مصنوعات سے بہت بڑی حد تک بے نیاز ہو جائیگی۔

—— افغانستان میں آئندہ سے جبریہ فوجی خدمت کا دستور معاف موقوف کر دیا گیا۔

—— افغانستان کے وزیر جنگ نے اعلان شائع کیا ہے۔ کہ اعلیٰ حضرت غازی محمد نادرشاہ افغانستان میں رشوت ستانی اور دیگر بد دیانتیوں کو مسدود کرنے کے آرزومند ہیں۔ اور خطاکاروں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے لئے عوام سے امداد اور اتحاد عمل کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس کام کے لئے ایک صندوق رکھا گیا ہے۔ جن میں مظلوم اپنی شکایتیں لکھ کر ڈال دیں گے۔ ان شکایات کی کامل تحقیقات کی جایا کرے گی۔ اطلاع دہندوں کے نام صیغۂ راز میں رکھے جائیں گے۔

—— کلکتہ کے اخبار انگلش مین نے لکھا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کی تحریک سول نافرمانی سے ملک میں فساد رونما ہوں گے۔ جس سے بہ نسبت انگریزوں کے ہندوستانیوں کو زیادہ نقصان پہنچے گا۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے۔ کہ ہمارے نزدیک مہاتما گاندھی کیلئے موزوں جگہ پاگل خانہ یا جیل خانہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری اطلاع

گذشتہ فاروق میں ایکبار اطلاع دی جا چکی ہے۔ اور آج دوبارہ پھر اطلاع دی جاتی ہے کہ فاروق کا نیا سال اپریل ۱۹۳۰ء سے شروع ہوگا۔ اور ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء کے پرچے کے ساتھ گذشتہ سال ختم ہو جائے گا۔ پس جن خریداران سے اس سال کا چندہ سالانہ یا ششماہی موصول ہو چکا ہے۔ ان کو چھوڑ کر باقی ماندہ تمام خریداران کے نام نئے سال کے چندہ کے لئے جو اپریل ۱۹۳۰ء سے لے کر ۳۱ مارچ ۱۹۳۱ء تک کا ہوگا ۲۸ مارچ کا پرچہ وی پی ارسال کیا جائے گا۔ جن سے سالانہ چندہ وصول ہونا ہے۔ ان کے نام سالانہ کا اور جن سے چھ چھ ماہ کا دو اقساط میں لیا جاتا ہے۔ ان کے نام ششماہی کے چندہ کا وی پی بھیجا جائیگا اور جن خریداران کے ذمہ سال گذشتہ کی دوسری ششماہی کا بقایا ہے۔ اور انہوں نے وی پی وصول نہیں کئے تھے۔ ان کے نام بقایا ششماہی دوم ۱۹۲۹ء کا دوبارہ وی پی ارسال ہوگا۔ اس لئے یہ دوبارہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کسی دوست کو اس وقت وی پی وصول کرنے میں کوئی امر مانع ہو۔ تو بواپسی دفتر فاروق میں لکھ دیں۔ کہ کب تک ان کے نام وی پی کیا جاوے۔ اور جو خریدار فاروق سے علیحدہ ہونا چاہیں۔ وہ بھی دو پیسہ کا کارڈ دفتر فاروق میں بھیجدیں۔ تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جائے۔ ورنہ ہر ایک کے نام ۲۸ مارچ کا پرچہ وی پی کیا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ اور واپس کرنا اخلاقی جرم۔

(مینیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امن طلب کریگی ۔ اور اس سے بچنے کے لئے دعا اور سعی کریگی ۔ پھر اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا میں بتلایا ۔ کہ خرچ کی بابت اس زمانہ میں سخت افراط و تفریط ہوگا ۔ فضول اور ناجائز کاموں اور عیاشی نفس پرستی کے لئے روپیہ پانی کی طرح بہایا جائیگا ۔ اور خدا کے رستے میں ایک کوڑی دینا گوارا نہ ہوگا ۔ مگر یہی عباد الرحمٰن ہی ہونگے ۔ جو افراط و تفریط سے بچکر میانہ روی سے خرچ کرینگے ۔ اور اپنے مال کو موقع اور محل پر استعمال کرینگے ۔ لا یدعون مع اللہ الٰھا آخر میں بتلایا ۔ کہ توحید دنیا سے گم ہو جائیگی ۔ ہر ایک توحید کا دعویٰ کر کے بھی مشرک ہوگا ۔ عیسائی ایک خدا ماننے پر بھی تین اقنوم مانینگے ۔ آریہ ایک خدا کے ماننے کے باوجود روح اور مادہ کو شریک قرار دینگے ۔ اور مسلمان ایک خدا مان کر بھی مسیح اور دجال کو خدائی صفات دینگے عجیب تثلیث کا دور ہوگا ۔ تینوں بڑے گروہ تثلیث پرست ہونگے ۔ بلکہ ہر سہ گروہ خود ایک تثلیث ہے ۔ ایسے وقت میں سب سے الگ ایک جماعت عباد الرحمٰن کی موحد ہوگی ۔ اور کسی رنگ میں بھی شرک کا شائبہ اسمیں نہ پایا جائیگا ۔ نہ خدا کی ذات میں نہ صفات میں ۔ ناجائز قتل زیادہ ہوگا ۔ ہر شخص اپنے خیالات کی خلاف ورزی پر دوسرے کو واجب القتل ٹھہرائیگا ۔ مگر یہ جماعت اس سے مستثنٰی ہوگی ۔ ولا یزنون میں بتلایا ۔ کہ کثرت عیاشی و زناکاری کا زمانہ ہوگا ۔ مگر یہی جماعت اس بلا سے محفوظ ہوگی ۔ البتہ اس فتنہ کی رو میں بہ جانے والے اگر توبہ کر کے تلافی مافات کریں ۔ تو خدا تعالیٰ معاف فرمائیگا ۔ لا یشہدون الزور میں بتلایا ۔ کہ عدالتوں میں جھوٹی شہادتوں کی کثرت ہوگی ۔ (عدالتوں کی کثرت کی طرف بھی اشارہ ہے) یہاں تک کہ پیشہ ور شہادت دینے والے آج کل موجود ہیں ۔ جو صبح سے عدالت میں جا کر بیٹھ رہتے ہیں ۔ اور مقدمہ والوں سے فیس لے کر جو بیان ان کو بتلایا جاوے ۔ وہ دیدیتے ہیں ۔ ایسے وقت یہی جماعت اس سے بچ رہیگی ۔ پھر واذا مروا باللغو میں بتلایا ۔ کہ وہ لغویات کا

کا زمانہ ہوگا ۔ تاش ۔ شطرنج ۔ گنجفہ ۔ قمار بازی ۔ سینما ۔ تھیٹر وغیرہ فضول مشاغل کا زمانہ ہوگا ۔ جبکہ یہی جماعت ایسی چیزوں سے مجتنب رہیگی ۔ اور مکرم جماعت ہوگی ۔ اور یاد الٰہی میں وقت گذاریگی ۔ اذا ذکروا بایات ربھم میں بتلایا ۔ کہ جب خدا کے نشانات ان پر پیش کئے جاویں تو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ اس سے زیادہ زمانہ کی حالت بتلائی ۔ کہ ہزارہا نشان دیکھکر بھی لوگ اندھے اور بہرے بن جاوینگے سوائے اس جماعت کے کہ یہ فائدہ اٹھائیگی ۔ پھر ربنا ھب لنا میں بتلایا ۔ کہ اس زمانہ میں بیویاں اور اولاد رسوا اور بدنام کرنے والے ہونگے ۔ اور باعث دکھ اور تکلیف کا ہونگے ۔ کیونکہ تربیت خراب ہوگی ۔ اور خراب فضا میں پرورش پائیں گے ۔ ایسی حالت میں اس جماعت کی دعا اور کوشش یہ ہوگی ۔ کہ ان کی عیال اور اولاد خادم دین ہو ۔ تا ان کی تسلی کا باعث ہو ۔ اور یہ جماعت تقویٰ کا نمونہ ہو ۔ تا کہ لوگ ان کے پیچھے چل کر متقی بن جاویں ۔ اس میں خصوصیت سے امامت کا ذکر ہے ۔ کہ امام بھی متقی ہوگا ۔ اور مقتدی بھی متقی ہونگے ۔ اور اس جماعت کا طرز عمل صلوا خلف کل بر و فاجر پر نہیں ہوگا بلکہ صلو خلف برو لا فاجر ہوگا ۔ اور فاجر سے قطع تعلق کرنے والی جماعت ہوگی ۔ اور اس کے افراد نعلم و نثرت من یفجرہ پر پورے عامل ہونگے اور آدھا ٹینٹر آدھا ٹیبر نہیں [illegible] محی وت الغرفۃ بما صبروا [illegible] علا مقام پر کھڑا کیا جائے [illegible] ں کی وجہ سے ان کو طر [illegible] ہوگا ۔ ہر قسم کے دکھ [illegible] سے مخالفت کی جائیگ [illegible] اور کامیاب ہوں [illegible] اور باوجود دنیا کی [illegible] سلامتی نصیب [illegible] ہونگے ۔ جو نہا [illegible] کہ اگر باوجود ا [illegible]

اس وقت اللہ تعالے کی طرف متوجہ نہ ہوئے ۔ اور اس کی رحمانیت کے فیض سے فائدہ نہ اٹھایا ۔ اور تکذیب پر آمادہ ہوئے ۔ تو تم ملزم ہو ۔ اور سزا کے مستحق ہو ۔ خدا کو تمہاری ہلاکت کی پروا نہیں (اس میں کروڑوں کی تعداد کا مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے ۔) نیز خود عباد الرحمٰن بھی اگر اپنے فرائض سے غفلت کریں ۔ تو وہ بھی انجام کو سوچ لیں ۔ پس میں عباد الرحمٰن کو توجہ دلاتا ہوں ۔ کہ جو موعود جماعت ہے ۔ اور جس نے مسیح موعودؑ کو مانا ہے وہ تمام دنیا کے لئے بطور نمونہ ہو ۔ تا کسی کی ٹھوکر کا باعث نہ بنے ۔ ہر ایک اپنے آپ کو ایک ممتاز فرد ثابت کرے ۔ ہماری پبلک زندگی ایسی ہو ۔ جو پبلک کے لئے رہنمائی کا کام دے ۔ اور پرائیویٹ زندگی خدا کے فضلوں کی جاذب ہو ۔ آمین ۔ خدا مجھے اور آپ کو اور سب کو توفیق عطا فرماوے ۔ آمین ؛

(کنور مسیح الدین احمد سیکرٹری تعلیم و تربیت انجمن احمدیہ خیبر ایجنسی ۔ لنڈی کوتل) ؛

انسائیکلوپیڈیا

محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے ایک کتاب احمدیہ عقائد کی انسائیکلوپیڈیا رسالہ تشحیذ الاذہان سائز پر ۴۸ صفحہ کی چھپوائی ہے ۔ جس کو سید بشارت احمد صاحب حیدرآباد دکن نے مرتب کیا ہے ۔ اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی تحریرات سے جملہ عقائد احمدیہ جمع کئے ہیں ۔ نہایت عمدہ چھپائی لکھائی اور رنگین ٹائیٹل پر چھاپی گئی ہے ۔ غیر احمدی وغیرہ احباب میں اسکی اشاعت از بس ضروری ہے ۔ کہ اسمیں حضرت اقدس کے اپنے قلم سے اپنے عقائد درج ہیں جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ حضرت ممدوح کی کیا شان ہے ۔ کتاب کی قیمت ۲؍ ۔ ۸ کاپیاں ۱؍ ؛

حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ یہ وہ مشہور کتاب ہے ۔ جو نواب صدیق حسن خاں مرحوم والی بھوپال نے تصنیف فرمائی ۔ جس میں علامات قرب قیامت نہایت تفصیل سے جمع کر دی ہیں ۔ اس کتاب میں [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اس قدر [illegible]

علاوہ محصولڈاک ؛ مینجر فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ کہ جب تک میرے ساتھ بالمواجہ تحریری طور پر بحث نہ کرلیں۔ اس وقت تک عوام الناس کو بہکانے اور مخالفانہ رائے ظاہر کرنے سے اپنا منہ بند رکھیں۔ اور نہی آیت کریمہ لا تقف ما لیس لک بہ علم سے ڈریں۔ ورنہ یہ حرکت حیا اور ایمان اور خدا ترسی اور منصفانہ طریق سے برخلاف سمجھی جائیگی۔ اور واضح رہے۔ کہ اس اشتہار کے عام طور پر وہ تمام مولوی صاحبان مخاطب ہیں۔ جو مخالفانہ رائے ظاہر کر رہے ہیں۔ اور خاص طور پر ان سب کے سرگروہ یعنی مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔ مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی مولوی عبدالرحمن صاحب لکھو کے والے۔ مولوی شیخ عبید اللہ صاحب تبتی۔ مولوی عبدالعزیز صاحب لدھیانوی مع برادران۔ اور مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری" ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء

المشتہر۔ میرزا غلام احمد قادیانی

ایک نہایت مفید تجویز

احباب سلسلہ کو معلوم ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام جنہوں نے حضرت صاحب کو پہچانا۔ اور حضور کی زیارت سے شرف اور صحبت سے فیضیاب ہوئے آئے دن اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدہار رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر دوست ایسے ہم سے جدا ہوچکے ہیں۔ جنہوں نے حضرت اقدس مسیح کی ایسے زمانہ میں تصدیق فرمائی تھی۔ جبکہ تمام دنیا مخالفت پر آمادہ ہو رہی تھی۔ اور تصدیق بھی محض خدا داد علم سے کی تھی۔ نہ کہ اپنے کسی زور بازو یا علوم آلیہ کی بناپر۔ مگر افسوس ہے انکے اپنی قلم سے لکھے ہوئے حالات آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ نہیں ہوسکے۔ حالانکہ ضروری تھا۔ کہ ان کے خود نوشت واقعات اخبارات سلسلہ میں درج ہوتے رہتے۔ تو ان کی یادگار ہی قائم رہتیں۔ میں اپنے مکرم بھائی ڈاکٹر ملک محمد رمضان صاحب سب اسسٹنٹ سرجن نتاہگی کا شکر گذار ہوں۔ کہ انہوں نے مجھے ایک گرامی نامہ کے ذریعہ اس طرف توجہ دلائی۔ کہ ایسا سلسلہ فاروق میں شروع کیا جائے۔ تاکہ آنے والے لوگوں کے لئے ازدیاد ایمان اور عرفان کا موجب ہو۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"یہ میری خواہش ہے۔ کہ اگر آپ فاروق میں ایک ایسا سلسلہ مضامین شروع فرمائیں۔ جس سے معلوم ہو۔ کہ احباب جماعت نے خاصکر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیونکہ ان میں سے ایک نہ ایک آئے دن ہم سے جدا ہو رہا ہے کس طرح احمدیت کو قبول کیا۔ کیا کیا تکالیف اٹھائیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے تائیدی نشان دیکھے اور کس طرح علم و عرفان سے حصہ پایا۔ تو یہ بہت ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا۔ بعد میں ان مضامین کو کتابی صورت مے دیجائے۔ تو آئندہ نسلوں کے لئے نادر کتاب ہوگی۔ امید ہے۔ کہ میری اس تجویز پر آپ غور فرمائینگے"

ملک محمد رمضان

میں اس تحریک پر عمل کرنے کے لئے دل و جان سے تیار ہوں۔ اور میں اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی خدا سے توفیق مانگتا ہوں۔ اگر میرے ذریعہ سے یہ خدمت سرانجام پائے تو میری بڑی سعادت ہے۔ لیکن یہ کام میرے اکیلے کا نہیں ہے۔ اس میں احباب سلسلہ کی قلمی امداد کی نہایت ضرورت ہے۔ پس میں

درخواست کرتا ہوں [illegible]

کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ ال[illegible]

اس میں میری امداد فرمائیں [illegible]

وہ پورے حالات جن کے ذریع[illegible]

کیا لکھکر ارسال فرماتے رہیں [illegible]

دو صفحہ اس کے لئے [illegible]

اس وقت تک جاری [illegible]

جب تک ایسے مضام[illegible]

صاف صاف لکھے ہو[illegible]

اظہار ہو۔ یعنے انہو[illegible]

قبول کیا۔ کیا کیا [illegible]

اور کون کون سے الٰہی نشان انہوں نے دیکھے۔ اور اپنی حالت میں کیا تغیر پایا۔ مضمون اخبار کے دو صفحہ سے زیادہ نہ ہو۔ امید ہے۔ کہ احباب سلسلہ اس عرضداشت پر پوری توجہ فرماکر جلد سے جلد اپنے حالات بیعت لکھکر دفتر فاروق میں ارسال فرمائیں گے۔ صحابہ مسیح موعود علیہ السلام سے علاوہ دیگر احباب سلسلہ بھی جنہوں نے کسی خصوصیت سے احمدیت کو قبول کیا ہے لکھکر ارسال فرمادیں وہ بھی انشاء اللہ اسی سلسلہ میں شائع کردئے جائینگے۔ مضمون میں اپنی "تاریخ بیعت اگر تاریخ یاد نہ ہو۔ تو سال بیعت اور خاص خاص واقعات جن کی وجہ سے ان کو احمدیت کی طرف توجہ ہوئی تحریر فرمائیں۔ ماسوا اس کے وہ احباب جنہوں نے ابتداً خلافت ثانیہ میں بیعت خلافت نہیں کی تھی۔ اور بعد میں وہ داخل بیعت حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ ہوئے۔ اپنے حالات لکھکر ارسال کریں۔ کہ کس طرح ان کو خلافت راشدہ کی تصدیق کی توفیق ملی۔ مگر یہ ضرور احتیاط رہے۔ کہ بغیر کسی خاص ضرورت کے مضمون دو صفحہ اخبار سے زیادہ نہ ہو۔ مضامین بہت جلد ارسال کریں۔ تاکہ فاروق کے شروع سے۔ جو اپریل ۱۹۳۰ء سے نیا سال شروع ہوگا۔ اس سلسلہ کو جاری کردیا جائے۔ آخر میں میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ احباب کو اس طرف توجہ کرنیکی اور مجھے اسکی تکمیل کی توفیق بخشے۔ اور اس کے محرک ملک محمد رمضان صاحب کو اس تحریک کی دین و دنیا میں جزاء خیر عطا فرماوے۔ آمین

عقائد احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیفات سے اخذ کرکے مکرمی اخویم سید بشارت احمد صاحب وکیل ہائی کورٹ حیدرآباد دکن نے اس نام کا یہ مفید رسالہ جس میں حضرت صاحب کے جملہ عقائد درج ہیں مرتب کیا تھا۔ جس کو کتاب گھر قادیان نے بار دوم طبع کرایا۔ اسکی ست پہلے ۶ر تھی۔ اب فائدہ عام کے لئے ۴ر کردی تقطیع مناسب ٹائیٹل خوبصورت ۹۲ صفحہ۔ لک[illegible]

[illegible]ئی اچھی کتاب۔ گھر قادیان پنجاب سے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی نظام شمسی

اور

جماعت احمدیہ کی خصوصیات

تبارک الذی جعل فی السماء بروجاً و جعل فیھا سراجاً و قمراً منیراً الخ۔ سورہ فرقان آخری رکوع۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے جسمانی نظام شمسی کی تمثیل روحانی نظام شمسی کے سمجھنے کے لئے بیان فرمائی ہے۔ اس امر کو سب جانتے ہیں۔ کہ چاند بذات خود روشن نہیں۔ بلکہ سورج سے روشنی حاصل کرکے دنیا کو اندھیری رات میں منور کرتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح ایک روحانی سورج ہے۔ اور روحانی چاند اس سے نور حاصل کرکے اس ظلمت کے زمانہ میں دنیا کو منور کر رہا ہے۔ اور وہ مسیح موعودؑ ہے۔ قرآن کریم میں محمد الرسول اللہ صلعم کو سراجاً منیراً کہا گیا ہے۔ جیسے کہ انا ارسلناک شاھداً و مبشراً و داعیاً الی اللہ باذنہٖ و سراجاً منیراً پس محمد الرسول اللہ صلعم روحانی سورج قرار پائے۔ اور جس طرح کوئی ستارہ سورج کے برابر مکمل اور روشن نہیں۔ اسی طرح کوئی نبی محمد الرسول اللہ صلعم سے اگر کوئی نسبت رکھتا ہے۔ تو وہ ستارہ اور سورج کی نسبت ہے۔ اور چاند جیسے دوسرے ستاروں سے زیادہ ہم کو روشنی دیتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ سے دیگر انبیاء کو وہی نسبت ہے۔ جو چاند کو ستاروں سے ہے۔ اور اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فضیلت کا مسئلہ بہ آسانی حل ہو جاتا ہے۔ مگر یہ تمام باتیں سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک شرط رکھی ہے۔ جو اس آیت میں مذکور ہے۔ لمن اراد ان یذکر او اراد شکوراً۔ صاحب بصیرت اور شکرگزار انسان [illegible]اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور دنیا پرست اور [illegible] نعمت سے محروم ہیں۔ پھر محمد الرسول اللہ [illegible] تھے۔ جیسے کہ سورج میں ایک جلال ہے

گو آپ میں جمال بھی تھا۔ جس کا ظہور مکی زندگی میں ہوا۔ مگر چونکہ جلال کا پہلو غالب تھا۔ اس لئے آپ کا نام محمد ٹھہرا۔ جو جلالی اسم ہے۔ اور مسیح موعودؑ جمالی نبی ہیں۔ جیسے کہ چاند میں جلال نہیں۔ بلکہ جمال ہے۔ اور لطیف روشنی دنیا کو دیتا ہے حالانکہ یہ روشنی سورج سے ہی مستفاد ہے۔ مگر اس روشنی میں وہ تپش نہیں۔ اسی وجہ سے محمد الرسول اللہ صلعم کی روشنی بہت جلد اور نمایاں طور سے دنیا میں پھیلی۔ جیسے سورج کا خاصہ ہے۔ اور حضرت صاحبؑ کی روشنی ایک لطیف پیرایہ میں دنیا میں بتدریج پھیل رہی ہے۔ جلالی نبی نے جلال ظاہر کرکے تلوار کا جہاد کیا۔ جمالی نبی قمر الانبیاء نے چاند کی خاصیت سے قلم کا جہاد جمالی رنگ میں کیا۔ بروزی نبوت پر اعتراض کرنے والے کیا چاند کے روشنی سے انکار کر سکتے ہیں۔ اس صورت میں قرآن کے اس آیت سے انکار ہوگا۔ جیسے سورج اور چاند کو خدا تعالیٰ نے برکت دی ہے۔ اور دنیا میں ظاہری روشنی کے علاوہ اس میں خواص و برکات ہیں۔ جس کے طرف تبارک الذی میں اشارہ ہے۔ اسی طرح روحانی چاند میں ظاہری علم کی روشنی کے علاوہ برکات و فیوض ہیں۔ جو معجزات کے رنگ میں دنیا میں اثر کرتے ہیں۔ یہ خیال رہے کہ محمد الرسول اللہ کی وحی میں ان کو سورج کہا گیا۔ اور مسیح موعودؑ کی وحی میں ان کو قمر کہا گیا ہے پس حضرت [illegible] اللہ صلعم سورج قرار پانے کے وجہ [illegible]۔ اور حضرت مسیح موعود چاند [illegible] ظاہر ہوئے ان آیات [illegible] پھر سورج کا اور پھر [illegible] اسی طرح پہلے ستاروں [illegible] مختص القوم اور [illegible] ہوگا۔ جس کا [illegible] دنیا کے روحانی [illegible] کا ظہور ہوگا [illegible]۔ خوش قسمت [illegible] میں اس

روشنی سے فائدہ حاصل کریں۔ کیونکہ یہ ایک موعود جماعت ہے۔ اور اس رکوع میں ان کا مفصل ذکر ہے۔ (وہ لوگ جو حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت پر بحث کرتے ہیں۔ ان کے لئے خاص ہدایت کا ذریعہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمثیل سے سلسلہ وار ستاروں سورج اور چاند کا ذکر کے بتلا دیا ہے۔ (کہ جو نسبت ان ہر سہ میں جسمانی طور سے ہے۔ وہی روحانی مدارج کا فیصلہ کرتی ہے) اب اس موعود جماعت کے حالات اور زمانہ کا ذکر ہے۔ کہ صاحب بصیرت لوگ اور شکرگذار بندے وقت اور موقع شناخت کرکے عباد الرحمٰن بن جائیں گے۔ عباد الرحمٰن اس لئے فرمایا۔ کہ یہ روحانی نظام شمسی بھی جسمانی نظام شمسی کی طرح خدا کی رحمانیت کی صفت کے ماتحت دیا گیا ہے۔ ہمارے کسی اعمال کا نتیجہ نہیں ہے۔ عباد الرحمٰن کے علامات۔ یمشون علی الارض ھوناً میں بتلایا۔ کہ اس زمانہ میں سخت تکبر ہوگا۔ اور لوگ متکبر ہونگے۔ مگر عباد الرحمٰن یعنے قمر الانبیاء کی جماعت کے افراد زمین پر آہستہ چلیں گے۔ اور منکسر المزاج ہونگے۔ متکبر نہ ہونگے۔ واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً میں بتلایا۔ کہ وہ فساد کا زمانہ ہوگا۔ لوگ جاہل اور مفسد ہونگے۔ جن سے عباد الرحمٰن کو واسطہ پڑیگا۔ مگر یہ جماعت فساد سے پرہیز کرکے پُر امن ہوگی۔ والذین یبیتون لربھم سجداً و قیاماً میں یہ ظاہر کیا۔ کہ لوگ اس وقت خدا سے غافل ہونگے۔ سخت مادہ پرست ہونگے۔ اور اپنے رب کی اطاعت چھوڑ دینگے۔ اس وقت یہی جماعت اپنے رب کی فرمانبردار ہوگی۔ احکام الٰہی بجا لانے والی اور اس کے احکام کی تعمیل کے لئے دست بستہ کھڑی ہوگی۔ ربنا اصرف عنا عذاب جھنم میں بتلایا۔ کہ اس وقت لوگ عذاب الٰہی سے غافل ہونگے۔ اور باوجود قسم قسم کے عذابوں کے اپنی شوخی و نافرمانی سے باز نہ آئینگے اس وجہ سے عذاب کا آنا ان پر لازمی ہوگا۔ صرف یہی جماعت ہوگی۔ جو دنیا اور آخرت کے عذاب سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۰ء

کلام الامام

اتمام الحجۃ علی المخالفین

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ

ناظرین پر واضح ہو۔ کہ مسیح ابن مریم کے نزول کی حقیقت جو خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر کھولی ہے جس کے بارے میں کچھ تھوڑا سا رسالہ فتح اسلام اور توضیح مرام میں ذکر ہے۔ اور رسالہ ازالہ اوہام میں مبسوط اور مفصل طور پر اس کا بیان ہے۔ ایسا ہی ملائک اور لیلۃ القدر اور معجزات مسیح کے بارے میں جو کچھ ان رسالوں میں لکھا گیا ہے۔ قبل اس کے جو علمائے اسلام غور سے ان مباحث کو پڑھیں۔ اور تدبر سے ان کے مطلب کو سوچیں یوں ہی مخالفانہ خیالات خلق اللہ میں پھیلا رہے ہیں۔ اور عوام الناس کو اپنے اصل وساوس سے ہلاک کرتے جاتے ہیں۔ حالانکہ رسالہ توضیح مرام کے آخر میں نصیحتاً لکھا بھی گیا تھا۔ کہ جب تک تینوں رسالوں کو دیکھ نہ لیں۔ کوئی رائے ظاہر نہ کریں۔ مگر وہ آخر تک صبر نہیں کر سکے۔ کسی نے کہا کہ یہ شخص کافر ہے۔ اور کسی نے [illegible]ا کہ یہ شخص ضال اور مضل ہے۔ اور کسی نے کہا کہ [illegible]لیس کرتا ہے۔ اور کسی نے کہا کہ اس کو مالیخو[illegible] [illegible] اکثر لوگ ان میں موٹی عقل کے آدمی

کبھی سے بہ نسبت راستی کے زیادہ پیار کرنے والے ہیں۔ اس لئے ان مولوی صاحبوں کے بیانات کا ان کے دلوں پر سخت اثر پڑا۔ اور عوام الناس کی تو پہلے ہی سے عادت ہے۔ کہ وہ اصل حقیقت پر کم غور کرتے ہیں۔ اور ایک خود غرض یا کوتہ فہم مولوی کے بیان کو فیصلہ ناطق سمجھ لیتے ہیں۔ اسی ضرر رساں سیرت نے انہیں طرح طرح کے گڑھوں اور غاروں میں ڈال دیا ہے۔ لہٰذا قرین مصلحت سمجھ کر مخالف الرائے علماء کے مقابل محض للہ یہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ان کو اس عاجز کے ان دعاوی مذکورہ بالا کے قبول کرنے میں کوئی عذر شرعی ہو۔ یا وہ یہ خیال کرتے ہوں۔ کہ اس عاجز کے یہ دعاوی قال اللہ اور قال الرسول کے برخلاف ہیں۔ تو وہ ایک عام مجلس مقرر کر کے تحریری طور پر اس عاجز سے مقاصد مذکورہ بالا میں مباحثہ کر لیں۔ تا بلۂ عام میں حق ظاہر ہو جائے۔ اور کوئی فتنہ بھی پیدا نہ ہو۔ کیونکہ مجرد زبانی بیانات میں انواع اقسام کی خرابیوں کا احتمال ہے۔ سو مناسب ہے۔ کہ ان سب میں سے وہ مولوی صاحب جو کمالات علمی میں اوّل درجہ کے خیال کئے جائیں۔ وہی فریق ثانی کی طرف سے اس مباحثہ کے لئے مختار ہوں۔ اور فریق ثانی کے لوگ اپنی اپنی معلومات سے ان کو مدد دیویں۔ اور وہ (وکیل صاحب) بذریعہ تحریرات سب دلائل کو اس عاجز کے سامنے پیش کر[illegible] مگر مناسب ہے۔ کہ اختصار اور حفظ اوقات کی غرض [illegible]ئل اوّل پرچہ میں ہی پیش کرد[illegible] سے بھی صرف ایک پرچہ [illegible] دونو پرچے سوالات و [illegible] جائیں۔ اور اخباروں میں [illegible] حق اور باطل خود روشن [illegible] سے ہر ایک حاضر [illegible] حق کے سمجھنے اور [illegible] پرچہ کتاب ازالہ [illegible] کے قریب ہوگی۔ [illegible] اتفاق کے اس میں [illegible]

ہرگز نہیں دیکھیں گے۔ تا ایسا نہ ہو کہ آنکھیں کھل جائیں اور حق کو قبول کرنا پڑے۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ ان حضرات میں سے اکثر مولوی صاحبان یہ کوشش کر رہے ہیں کہ کوئی مسلمان ان کتابوں کو نہ دیکھے۔ یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم۔ لیکن یہ اشتہار بہرحال انہیں دیکھنا پڑے گا۔ اور عوام الناس اگرچہ بڑی بڑی کتابوں کو نہیں پڑھتے۔ مگر اس مختصر اشتہار کے مضمون سے بے خبر رہ نہیں سکتے۔ لہٰذا میں نے اتمام حجت کی نیت سے اس کو لکھا ہے۔ اور میں باواز بلند کہتا ہوں۔ کہ میرے پر خدا نے اپنے الہام اور القاء سے حق کھول دیا ہے۔ اور وہ حق جو میرے پر کھولا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ اور اس کی روح اپنے خالہ زاد بھائی یحییٰ کی روح کے ساتھ دوسرے آسمان پر ہے۔ اس زمانہ کے لئے جو روحانی طور پر مسیح آنے والا تھا۔ جس کی خبر احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔ وہ میں ہوں۔ یہ خدا تعالےٰ کا فعل ہے۔ جو لوگوں کی نظر میں عجیب اور تحقیر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور میں کھول کر کہتا ہوں۔ کہ میرا دعویٰ صرف مبنی بر الہام نہیں۔ بلکہ سارا قرآن شریف اس کا مصدق ہے۔ تمام احادیث صحیحہ اس کی صحت کی شاہد ہیں۔ عقل خداداد بھی اسی کی مؤید ہے۔ اگر مولوی صاحبوں کے پاس مخالفانہ طور پر شرعی دلائل موجود ہیں۔ تو وہ جلسہ کر کے کہ طریق مذکورہ بالا مجھ سے فیصلہ کریں۔ بے شک حق کو غلبہ ہوگا۔ میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ میں سچ پر ہوں۔ مولوی صاحبان سراسر اپنے علم کی پردہ دری کرتے ہیں۔ جبکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ دعویٰ قرآن اور حدیث کے برخلاف ہے۔ اے حضرات اللہ جلشانہ آپ لوگوں کے دلوں کو نور ہدایت سے منور کرے۔ یہ دعویٰ ہرگز قال اللہ اور قال الرسول کے برخلاف نہیں۔ بلکہ آپ لوگوں کو سمجھ کا پھیر لگا ہوا ہے۔ اگر آپ لوگ جلسہ کے لئے مقام تاریخ مقرر کر کے ایک عام جلسہ میں مجھ سے بحث تحریری نہیں کریں گے تو آپ خدا تعالےٰ کے نزدیک اور نیز راستبازوں کی [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

احمدیت اور پیغامیت پر تبصرہ

(۷)

نبوت مسیح موعودؑ اور محدثیت میں فرق

جماعت لاہوریہ کا یہ کہنا کہ حضرت صاحبؑ کی نبوت بمنزلہ محدثیت کے ہے درست نہیں ہے۔ کیونکہ محدثیت مقتضی ہے۔ محض مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کی۔ اور اس کا مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا شرف حضرت مسیح موعودؑ سے پہلے تمام خلفا پاتے رہے۔ اس لئے لامحالہ وہ محدث ہوئے لیکن نبی کا نام پانے کے مستحق نہیں ہوئے۔ اور یہ نام حضرت مسیح موعودؑ کو دیا گیا۔ اب اس کی وجہ صحیح طور پر یہی ہے۔ جو خود حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمائی۔ کہ اس نام کے متحقق ہونے میں مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کی کثرت کا ہونا شرط ہے۔ اور چونکہ کثرت مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حضرت مسیح موعودؑ نے پایا۔ اس لئے آپ نے دوسرے خلفاء سے نبوۃ کے نام سے امتیاز حاصل کیا۔ پس اگر نبوت مسیح موعودؑ بمنزلہ محدثیت ہوتی۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ آپؑ سے پہلے کے محدثین آپؑ کی طرح نبی کہلانے کے مستحق نہ ہوں۔ اس لئے صاف ثابت ہوا کہ مکالمہ و مخاطبہ پر محدثیت کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور کثرت مکالمہ و مخاطبہ پر نبوت کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس قدر صاف فرق کے ہوتے ہوئے جو کہ خود حضرت صاحبؑ کی تحریروں سے ثابت ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کو بمنزلہ محدثیت قرار دینا حضرت صاحبؑ کی تعلیم کے خلاف ہے۔

اہل پیغام کے اعتراض کا جواب

یہاں پر اس سوال کا جواب دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب حضرت صاحب کی نبوت بمنزلہ محدثیت نہیں۔ تو پھر آپؑ نے خود اپنی تحریر میں یہ کیوں [illegible] ہے۔ وہ اِسے [illegible]۔ دراصل نبوت [illegible] ات پر مبنی ہے [illegible] ر رکھا جاوے۔ تو [illegible] شک [illegible] ت و نبوت میں خلط [illegible] واقعہ [illegible] ہیں رہتی۔ وہ اصطلاحات [illegible] مخلوق او [illegible] ت ہیں۔ جس کی تائید [illegible] ہیں حضرت [illegible] ذیل قابل غور ہے۔

"صرف مراد [illegible] ت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ لفظی نزاع ہوئی یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح۔"

(حقیقۃ الوحی تتمہ ص ۶۸)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مخلوق کی اصطلاح عام میں کثرت مکالمہ و مخاطبہ کا نام نبوت نہیں (بلکہ محدثیت ہے) لیکن خداتعالیٰ نے اس کا نام نبوت رکھا ہے۔ اسی فرق کی بناء پر جہاں حضرت صاحبؑ نے عوام کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اگر تمہیں میری نسبت نبوت کا لفظ بُرا معلوم ہوتا ہے۔ تو اسے کاٹ کر (اپنی اصطلاح کے مطابق) محدث کر لو۔ مگر آپ نے خود اس سے انکار نہیں کیا۔ کیونکہ خداتعالیٰ نے اپنی اصطلاح میں آپؑ کا نام بوجہ کثرت مکالمہ و مخاطبہ نبی رکھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرتؑ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ اگر تمہیں یہ لفظ بُرا معلوم ہوتا ہے۔ تو میں اسے کاٹ کر محدث کرتا ہوں۔ اور خداتعالیٰ کی ہی اصطلاح میں محض مکالمہ و مخاطبہ محدثیت ہوا۔ اور کثرت مکالمہ و مخاطبہ نبوت۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ فاعرف فیہ نکتۃ لطیفۃ۔

پیغامیوں کے دوسرے اعتراض کا جواب

یہ چند امورات واقعات کی روشنی میں ہدیہ قارئین کرام کئے جاتے ہیں۔ جن سے بخوبی روشن ہو سکتا ہے۔ کہ اپنے سابقہ عقائد و طرزِ عمل میں کس فریق نے تبدیلی کا پہلو اختیار کیا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے حکم و عدل ہونے کی قدر و قیمت و منزلت کس فریق کے دل میں راسخ ہے۔ بعض امورات اپنے طرز تحریر میں ایسا رنگ رکھتے ہیں۔ کہ اگر ایک کلیہ قاعدہ کے ماتحت اُن کو بہ نظر عمیق نہ سمجھا جائے بلکہ ظاہر پر ہی اُن کے مفہوم کا منتہا ٹھیرایا جائے تو اس طریق سے ایسے امورات نافع نہیں ہو سکتے۔ مثلاً حضرت اقدسؑ کی ایک تحریر موجود ہے آزاد خیال و مجتہد اشخاص اپنی رائے کی تقویت کے لئے پیش کیا کرتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ حضرت صاحبؑ نے فرمایا ہے۔ کہ میرے اقوال کو قرآن و حدیث پر پیش کر کے دیکھو۔ اگر کوئی بات مطابقت نہ رکھتی ہو۔ تو اسے رد کر دو۔ چنانچہ حضرت صاحبؑ کے بعض اوامر و نواہی خصوصاً مسئلہ نماز خلف غیر احمدی کی نسبت اکثر حضرت صاحبؑ کا یہ قول ہی پیش کیا جاتا ہے۔ اور اس سے اپنے اجتہاد کا جواز ثابت کیا جاتا ہے۔ اب اگر غور کیجائے تو قاعدہ کلیہ کے مطابق ارشاد نبوی متعلق مسیح موعودؑ حکم و عدل ہونے کا ہے۔ پس حکم و عدل ہوتے ہوئے یہ احتمال پیدا ہوتا کہ حضرت صاحبؑ کے قول کی اس قدر وقعت نہیں۔ کہ قرآن و حدیث پر پیش کرنے کے بغیر اسے تسلیم کر لیا جائے۔ دراصل اس قاعدہ کلیہ سے روگردانی ہے۔ و نیز صاف ظاہر ہے۔ کہ امام حکم و عدل جو ارشاد فرمائیگا۔ اس کا قرآن و حدیث کے خلاف ہونا بعید از قیاس و منافی صفت مذکورہ ہے۔ نیز ظاہر ہے۔ کہ حکم و عدل خود اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جس قوم کے لئے امام الوقت حکم و عدل ہو کر آیا۔ اس قوم کا علم اسکے مقابل اس قدر رتبہ نہیں رکھتا۔ کہ وہ اس کے قول کو اپنے علم کے ماتحت پرکھے۔ اگر قوم کا علم پہلے سے ہی ایسا کامل تھا۔ تو پھر حکم و عدل کے آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اور خود قیاس بھی اس بات کو مسترد کرتا ہے۔ کہ حضرت صاحبؑ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوم کی رہنمائی کے لئے حکم و عدل ہوتے ہوئے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قولِ قال اللہ و قال الرسول کے خلاف ہو۔ اس قاعدہ کلیہ کو ذہن نشین کرتے ہوئے حضرت صاحب کا اپنا فرمان کہ میرے قول کو قرآن و حدیث پر پرکھا جاوے ایک ایسی حیثیت رکھتا ہے جسے تعلیق بالمحال کہتے ہیں اگر مزید تفصیل کی خواہش ہو۔ تو قرآن کریم کی یہ آیت کہ لو کان فیھما اٰلھۃ الا اللہ لفسدتا اس پر پورے طور پر روشنی ڈالتی ہے۔ (باقی دارد)

(منشی عبدالحکیم ایبٹ آباد)

دیانندی مشن

اسلام اور آریہ سماج

(۲)

اسلام پر اعتراضات آریہ سماجیوں کے علمی فقدان کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے سے بکلی عاجز و قاصر ہیں۔ مگر جب اپنے مُردہ مذہب کے اندر باوجود کوشش و سعی کے وہ کوئی بھی خوبی نہیں دیکھتے۔ تو غیر مذاہب پر اعتراضات کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ دیکھو فلاں مذہب میں یہ نقص ہے اور فلاں میں یہ۔ حالانکہ دوسروں کا عیب نکالنے سے ان کی اپنی فوقیت کچھ بھی ثابت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اُلٹا ان کی کمزوری بینائی ثابت ہوتی ہے۔ کہ انہیں دوسروں کی اچھی چیزیں بھی بری دکھائی دیتی ہیں۔ اور دوسروں کے ہنر بھی انہیں عیب نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اسی روش پر آریہ ویر کے نامہ نگار "مہاتمہ" نے بھی چلنا پسند کیا ہے۔ اور وہ بیان تو یہ مضمون کرنے بیٹھا تھا۔ کہ آریہ دھرم اسلام سے افضل و برتر ہے۔ مگر جب اس نے اپنے مردہ مذہب کے اندر کوئی بھی خوبی نہ پائی۔ تو اسلام پر اُس نے اعتراض کرنے شروع کر دیئے۔ چنانچہ ... جس سے اُس کی عل... معلوم ہوگیا۔ کہ انہیں ... کے اور کوئی بھی طریق ... حیف ہے۔ کہ اسی کام ... نے ہیں +

پہلا اعتراض چنانچہ ... اس نے یہ کیا ہے ... ام :-

"یہ نہیں بتا سکتا۔ کہ کُن کا نعرہ کیوں۔ کس لئے کس واسطے اور کس طرح لگایا گیا۔ کیا خدا کی ذاتی اغراض کا یہ عالم ثبوت ہے یا کوئی اور عقدہ ہے"

پھر لکھتا ہے۔ کہ مسلمان لوگ :-

"کُن کے فقرہ سے عالم کی پیدائش بتاتے ہوئے خدا کو خواہشات کا غلام ثابت کرتے ہیں"

اب سوال کے ہر ایک حرف سے معترض کا دماغی نقص دکھائی دے رہا ہے۔ یہ اعتراض کرتا ہے۔ کہ خدا نے کُن کا نعرہ کیوں۔ کس لئے کس واسطے لگایا مگر ان تینوں الفاظ کا صرف ایک ہی مفہوم ہے۔ نہ کہ علیحدہ علیحدہ۔ یعنی خدا نے کیوں کُن کہا کس لئے کہا۔ کس واسطے کہا۔ ان تینوں کا صرف ایک ہی مطلب ہو سکتا ہے۔ یعنی یہ کہ خدا نے کس لئے اس جہان کو پیدا فرمایا۔ مگر ان تینوں کو علیحدہ علیحدہ بیان کرنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ معترض پریشان خیال آدمی ہے۔ جو ایک ہی سوال کو دوسرا رنگ دیکر ایک اور سوال سمجھ رہا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ یہ تو ایک ہی سوال ہے نہ کہ علیحدہ۔ پس سوال یہ ہوا۔ کہ خدا نے کُن کا نعرہ یعنی عالم کی پیدائش کس لئے کی۔ اور اس میں حکمت کیا تھی؟ سو جان لینا چاہیئے۔ کہ اسلام اس سوال کا یہ جواب دیتا ہے۔ کہ میرے کُن کہنے کی اور میرے اس کارخانۂ عالم چلانے کی غرض محض یہ ہے۔ کہ "تا لوگ اللہ تعالےٰ کی عبودیت میں فنا ہو جائیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنی جن و انس کی پیدائش محض اس لئے کی ہے۔ تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کے عبد بن جائیں۔ مگر یہ تو بعض مخلوقات یعنی جن و انس کی پیدائش کی غرض و غایت تھی۔ باقی تمام مخلوقات اور عالم کی پیدائش کے متعلق اسلام یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ صفات کاملہ رکھتا ہے۔ جن میں سے مثلاً اس کی ربوبیت رحمانیت۔ رحیمیت اور مالکیت بھی ہیں۔ اب اگر خدا عالم کو پیدا نہ فرماتا۔ تو اس کی ایسی تمام صفات باطل ہو جاتیں۔ اور خدا نعوذ باللہ معطل و بیکار ٹھہرتا۔ پس چونکہ اللہ تعالےٰ محامدِ کاملہ سے موصوف ہے۔ تو ان صفات کا مقتضا تھا۔ کہ وہ مؤثر ہوں۔ اس لئے خدا نے مخلوقات کو پیدا فرما دیا۔ مثلاً خدا اگر خلق پیدا نہ کرتا۔ تو اس کی حمد اور اس کی ربوبیت اور اس کی رحمانیت اور اس کی رحیمیت اور اُس کی مالکیت کیونکر ثابت ہوتی۔ اور اس کی ان صفات کا ظہور کیونکر ہوتا۔ پس پیدائش عالم کی یہی غرض ہے۔ اور اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے خدا نے کُن کہا۔ اور یہ عالم عالم وجود میں ظاہر ہوگیا +

ایک سوال کا حل مگر اس جگہ میں اس شک کو بھی دُور کر دینا چاہتا ہوں۔ جو بعض طبائع میں پیدا ہوا کرتا ہے۔ یعنی یہ کہ اگر کوئی چیز اس وقت موجود ہی نہیں تھی۔ تو خدا نے کُن کسکو کہا۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ وجود دو قسم کے ہوا کرتے ہیں۔ ایک علمی اور دوسرے عملی۔ اب تمام ایسی چیزوں کا جو ابھی تک خارجی وجود پذیر نہیں۔ اللہ تعالےٰ کے حضور ان کا علمی وجود ضرور ہے۔ پس خدا اپنے علمی وجود کو ازجو خدائی علم میں ہے اکُن فرماتا ہے۔ تب فیکون وہ خارجی وجود میں بھی ظاہر ہو جاتی ہے +

مگر یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ چیز بلا توقف فی الفور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ آیت میں فی الفور کا لفظ نہیں ہے بلکہ آیتِ اطلاق پر دلالت کرتی ہے۔ یعنی جس طرح خدا چاہتا ہے۔ وہ چیز ہونی شروع ہو جاتی ہے اگر جلدی چاہے تو جلدی ہو جاتی ہے۔ اور اگر دیر سے چاہے تو دیر سے ہوتی ہے۔ مگر بہر حال وہ اس وقت سے ہونی شروع ہو جاتی ہے +

پس یہ کہنا۔ کہ خدا نے کیوں کُن کہا۔ اور کس لئے اس نے مخلوقات کو پیدا فرمایا۔ اس کا جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی ہے۔ کہ اس کی صفات کا مقتضا یہی تھا۔ کہ وہ مخلوقات کو پیدا فرماتا۔ اور اس طرح اسکی رحیمیت اور رحمانیت اور دوسری صفاتِ کاملہ کا اُن پر ظہور ہوتا ہے۔ مگر علاوہ اس جواب کے ہم ان آریوں سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ بتلاؤ پرمیشور دیکھتا کیوں ہے؟ اور وہ کیوں سنتا ہے۔ اس کا جواب بھلا آریہ سماجی کیا دینگے۔ یہی کہ دیکھنا اور سننا اس کی صفات ہیں۔ جو اس سے علیحدہ نہیں ہو سکتیں۔ سو اسی طرح ہم بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ خالقیت خدا کی ایک صفت ہے پس اس صفت کا وہ اظہار کرتا ہے۔ اور آوازہ کن سے عالم کو نیست سے ہست کرتا ہے ؛

آریہ مہاشہ کی کج فہمی کا جواب

اس سوال کی دوسری شق یہ ہے کہ

(۱) "کیا خدا کی ذاتی اغراض کا یہ عالم ثبوت ہے۔ یا کوئی اور عقدہ ہے"

(۲) "کن کے فقرہ سے عالم کی پیدائش بتاتے ہوئے خدا کو خواہشات کا غلام ثابت کرتے ہیں"

دراصل آریہ لوگ اپنی کم فہمی سے یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ چاہنا ہمیشہ چاہنے والے کے نقص کا ثبوت ہؤا کرتا ہے۔ جیسے کسی کو پانی کی چاہ ہو۔ تو وہ اس کے پیاسا ہونے کا نشان ہے اور پیاسے کے محتاج اور ناقص ہونے کی دلیل ہے۔ پس مسلمانوں کا خدا میں چاہ کو ماننا (یعنی اس کا اپنی خواہش سے عالم کو پیدا کرنا۔) خدا کو قادر کی بجائے محتاج اور اسے خواہشات کا غلام ثابت کرتا ہے ؛

مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ اس سے بڑھکر اور کوئی نادانی کا اعتراض نہیں ہو سکتا۔ ہم مسلمان خدا کو ہر احتیاج سے کلّی پاک مانتے ہیں۔ اور ہمارا مذہب ہی یہی ہے۔ کہ ان اللہ غنی عن العالمین۔ پس خدا عالم کا ہرگز محتاج نہیں۔ مگر اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ ہم اس کے ضرور محتاج ہیں۔ اور ہماری حاجات کو وہ پورا کرتا ہے۔ اور ہماری حاجات کو پورا کرنے کی خواہش یا ارادہ تو خدا کے کامل ہونے کی دلیل ہے۔ نہ کہ

… ان کا خدا … یہ اس کا نقص …

… صحیح نہیں ہے کیونکہ … پیاسے … نا۔ بلکہ پیاس پیاسے پر غالب … تو پیاسا ایک غیر یعنی پانی … رہتا ہے۔ مگر ہمارا خدا ایسا نہیں۔ اُسے … محتاج نہیں۔ پیاسے پر تو پیاس غالب ہوتی ہے۔ اور وہ چار و ناچار اُسے پورا کرتا ہے۔ مگر خدا تو غنی عن العالمین ہے۔ اور اُسے عالم کی کوئی پرواہ نہیں مگر باوجود اس کے جب اُس نے مخلوقات کو پیدا فرمایا۔ تو یہ اس کی صفات کا اقتضا تھا۔ جیسے دیکھنا اور سننا اس کی صفت ہے۔ اور اس سے اس میں کوئی بھی نقص ثابت نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح پیدا کرنا بھی اس کی ایک صفت ہے۔ اور اس سے خدا محتاج ثابت نہیں ہو سکتا۔ بعض دفعہ چاہنا بے شک چاہنے والے کے اندر ایک نقص کی موجودگی کا ثبوت ہوتا ہے۔ مگر دراصل چاہنا وہ نقص ہؤا کرتا ہے۔ جس پر چاہنے والے کو قدرت نہ ہو۔ مگر جس ارادہ کو صاحب ارادہ پورا کر سکے۔ وہ صاحبِ ارادہ کے لئے ہرگز کوئی نقص نہیں۔

پس خدا کا چاہنا اس کے اندر کسی نقص کا ثبوت نہیں ہے۔ اور نہ اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ وہ اپنی خواہشات کا غلام ہے۔ بلکہ خدا نے ارادہ کیا۔ کہ وہ دنیا کو پیدا فرمائے۔ اور یہ ارادہ اسکی ایک صفت تھی۔ جس کا اظہار اس نے خلق کے رنگ میں فرمایا۔ جیسے دیکھنا اس کی صفت ہے اور جیسے سننا اور بولنا اور دوسری صفاتِ کثیرہ ہیں۔ اسی طرح ارادہ اور خالقیت بھی اسکی صفات ہیں۔ اور ان صفات کا ظہور عالم کی پیدائش کے رنگ میں ہؤا۔ ورنہ وہ دنیا کا محتاج نہیں۔ اور نہ اس امر کا محتاج ہے۔ کہ کوئی اسکی پرستش کرے۔ احتیاج ہمارے اندر اور نقص

ہماری عقلوں کے ہیں۔ خدا ایک وراء الوراء ہستی ہے اس کے بھیدوں کا سمجھنا جبکہ تاریکی کے پردے بھی انسانی آنکھوں کے آگے بکثرت ہوں سخت مشکل ہؤا کرتا ہے۔ مگر خدا کے پاک بندے ان رموز سے آشنا ہوتے ہیں۔ پس خدا کو مخلوقات کی ہرگز احتیاج نہیں۔ اور اسی لئے اسلام کل شیءٍ ھالکٌ الا وجھہ کا قائل ہے۔ اور یہ اس لئے کہ تا خدا اپنی وحدانیت کے ساتھ پہچانا جائے۔ اور ایسے اعتراضوں کی حقیقت واضح ہو جائے۔ اور کان اللہ ولم یکن شیءٌ قبلہ (یعنی اللہ تھا۔ اور اُس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی) پر ہمارا پختہ ایمان ہے ؛

پس یہ اعتراض نہایت نادانی کا اعتراض ہے بیشک ہم انسان دوسری چیزوں کے محتاج ہیں مگر ہم ہزاروں نقائص کے مجموعہ ہیں۔ خدا پر اپنی باتوں کا قیاس کرنا دراصل "چھوٹا مونہہ بڑی بات" ہے بلکہ حق تو یہ ہے۔ کہ ؎

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک (باقی بعد ازاں)

(محمد یعقوب مولوی فاضل۔ قادیان)

نور افشاں سے دو سوال

پہلا سوال

۱۰ر جنوری کے پرچہ "نور افشاں" میں بعنوان "یسوع اور عیسیٰ" تحریر کیا گیا ہے۔ کہ:۔

"کسی شخص کو عام اس سے کہ وہ نبی ہو یا نہ ہو۔ گالیاں دینا پرلے درجہ کی بد تہذیبی اور سفلہ پن ہے"

ہمارا "نور افشاں" سے مطالبہ ہے۔ کہ اگر گالیاں دینا واقعی پرلے درجہ کی بد تہذیبی اور سفلہ پن ہے تو کیوں تمہارے "یسوع مسیح" نے لوگوں کو کتے۔ سؤر۔ بدکار۔ زناکار۔ ریاکار۔ اندھے۔ احمق۔ سانپ۔ افعی کے بچے۔ اور ملعون وغیرہ خطرناک گالیاں نکالیں۔ اور کس لئے انہوں نے بقول

(بقیہ مضمون دیکھو صفحہ ۱۱ کالم ۳)

عیسائی مشن

گھر کا بھیدی

عیسائیت کا زوال

لوگوں میں مثل مشہور ہے "جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے" ہمیں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی مثل اس وقت عیسائیت پر نہایت خوبی سے چسپاں ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ کیونکہ آج تک بالعموم عیسائیوں کے جاہ وحشم کے دبدبہ میں لوگ یہی سمجھا کرتے تھے۔ کہ عیسائیت ایک زبردست طاقت ہے اُن کی تنظیم نہایت اعلیٰ ہے۔ اُن کا تعاون بے عدیل ہے۔ اُن میں خوش اخلاقی اور دوسروں کا احترام علیٰ وجہ الاتم پایا جاتا ہے۔ مگر ہمیں "نور افشاں" میں ایک گھر کے بھیدی پادری کے مضامین دیکھنے سے اس حقیقت کا پتہ چلا ہے۔ کہ عیسائیت اندر ہی اندر تباہی اور ادبار کے گڑھوں میں گرتی چلی جا رہی ہے وہ تنزل اور انحطاط کی گہرائیوں میں، خسران اور تباہی کی گھاٹیوں میں بڑے زور سے گر رہی ہے۔ اور بلا شبہ وہ دن بہت قریب بلکہ دروازے پر ہیں۔ جبکہ عیسائیت اپنے شیش محل سے نکل کر اسلام کے شاندار قلعہ میں پناہ گزین ہوگی۔ اور بجائے تثلیث وکفارہ پر ایمان لانے کے توحید ورسالتِ محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اپنے لیئے باعث نجات سمجھیگی۔ بہر حال ہمیں اُن پادری صاحب کے مضامین دیکھنے سے بہت خوشی محسوس ہوئی۔ کیونکہ جب "گھر کا بھیدی" کسی گھر کی ویرانی اور بربادی کا نقشہ اہلِ دہر کے سامنے کھینچ دے۔ جب وہ شور وفغاں اور آہ وزاری کر رہا ہے۔ کہ یہ ریت کی بنیادوں پر اٹھا ہوا گھر ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے پیوند خاک ہونے والا ہے۔ تو ہمیں

ایسے شخص [illegible] ہو سکتا۔ پس [illegible] کہ عیسائیت باغ [illegible] ٹوٹ رہا ہے۔ و[illegible] اور اب زیادہ عرص[illegible] سے بہرہ اندوز نہیں [illegible]

ایک پادری کی گو[illegible]

[illegible]وں کی [illegible]ے پائیگی [illegible] اور بے بضاعتی پر جس قدر [illegible] جائے۔ اُتنا ہی کم ہے۔ اُردو جو ہندوستان کی ایک مشترکہ اور نسبتاً علمی زبان ہے۔ اُس سے مسیحیوں کا اس قدر عاری ہونا۔ کہ ان کی ہنسی اڑائی جائے اور ان کی اردو کو علیحدہ اردو سمجھا جائے۔ فی الحقیقت مسیحیوں کے لئے ڈوب مرنے کی جگہ ہے"

"سچ پوچھو تو ہماری تنظیم کا شیرازہ بکھرا ہوا ہے۔ دوسروں کی مدد امداد کی بجائے نفسی نفسی کی پکار۔ تعاونِ باہمی کی بجائے ہم عدم تعاون کی زندہ مثال۔ کریم النفسی سے کوسوں دور۔ ہر ایک کی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ۔ خوش اخلاقی اور دوسروں کے احترام کی بجائے بد اخلاقی اور صرف ذاتی احترام اور نمود ونمائش کے دلدادہ۔ تنظیم عمل اور با اصول زندگی سے بیگانہ۔ وقت کے صحیح مصرف سے ناشناسا۔ غرضیکہ ہم ان تمام متضاد صفات میں ضرب المثل کا درجہ رکھتے ہیں۔ جو مذہبی اقوام کے لئے باعث فخر ہیں ؎

سچ بتا دلدادۂ وضع وتراشِ مغربی
نقل سے شاہوں کی بن سکتا ہے "خادم" شہریار"

(منقول از نور افشاں مورخہ ۱۵ دسمبر ۲۹ء و ۱۷ جنوری ۳۰ء)

مسیحیوں میں دس خوبیاں

احبابِ کرام! آپ نے اقتباس ملاحظہ فرما لیا۔ عیسائیت کا اندرونہ آپ نے اچھی طرح دیکھ لیا۔ اس آہ وزاری سے پتہ لگتا ہے۔ کہ عیسائیوں میں مندرجہ ذیل لاجواب خوبیاں بڑی کثرت سے پائی جاتی ہیں۔

اللّٰھم زد فزد۔

اوّل:۔ اُردو زبان جو ہندوستان کی مشترکہ اور علمی زبان ہے۔ اس سے مسیحیوں کا اس قدر عاری ہونا کہ ان کی ہنسی اڑائی جائے۔

دوم:۔ تنظیم کا شیرازہ بکھرا ہونا۔

سوم:۔ بجائے دوسروں کی امداد کے نفسی نفسی کی پکار۔

چہارم:۔ عدم تعاون کی زندہ مثال۔

پنجم:۔ کریم النفسی سے کوسوں دور۔

ششم:۔ ہر شخص کی ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد۔

ہفتم:۔ بد اخلاقی۔

ہشتم:۔ ذاتی احترام اور نمود ونمائش کے دلدادہ۔

نہم:۔ تنظیم عمل اور با اصول زندگی سے بیگانہ۔

دہم:۔ وقت کے صحیح مصرف سے ناشناسا۔

یہ دس بے مثال خوبیاں آج کل عیسائیوں میں بڑی کثرت سے نظر آئینگی۔ اے عقل وخرد رکھنے والو۔ تم بتلاؤ اسلام زندہ مذہب ہوا۔ یا عیسائیت۔ یقیناً عیسائیت اب مر چکی ہے۔ اور عنقریب اُس کا رہا سہا تار پود بھی بکھر کر فضائے آسمانی میں منتشر ہو جانے والا ہے۔

(محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان)

(بقیہ صفحہ ۹ کالم ۳)

تمہارے نعوذ باللہ بد تہذیبی اور سفلہ پن کا مظاہرہ کیا۔ (تفصیل کیلئے دیکھو اخبار فاروق مورخہ ۲۸ و ٢٩ نومبر سنہ و ١٢١ جنوری ۱۹۳۰ء)

دوسرا سوال

ہمارا دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ "نور افشاں" نے اپنے ۱۷ جنوری کے پرچہ میں ہی تحریر کیا ہے۔

"کیا ممکن تھا۔ کہ خداوند مسیح اپنی رسالت کے دائرہ کو جان بوجھکر تنگ کر دیتے۔ اور ایسے کوتاہ بین ہوتے کہ اپنے مشن کو صرف اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے ہی محدود خیال کرتے۔ اگر خداوند کا یہ خیال ہوتا۔ تو آپ زمانے کے یہودیوں سے بھی زیادہ تنگ خیال اور کوتاہ بین ہوتے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...دو صحافت میں جدید انقلاب

یعنی

اخبار اسلامی دنیا کا قاہرہ سے اجرا

(از شیخ محمود احمد صاحب عرفانی)

ہندوستانی جرنلزم میں اگرچہ بہت بڑا انقلاب آچکا ہے۔ اور اب اخباروں اور رسالوں کی وہ حالت نہیں رہی۔ جو آج سے چند سال پیشتر تھی۔ بعض اخبار اور رسالہ جات ... تو پنجاب اور دیگر صوبہ جات میں اس قدر ترقی کی ہے۔ کہ ان کا وجود محسوس ہونے لگا ہے۔ اور ان کی آواز باقاعدہ سنی جانے لگی ہے لیکن بعض اخبارات پر ابھی تک مد و جزر کا سا سماں ہے کسی وقت ان کی چمک دیکھنے والوں کی آنکھوں اور دل پر اثر پیدا کرتی ہے۔ اور کسی دوسرے وقت وہی اخبار مشکلات کے طوفان میں نظر آتے ہیں۔ تاہم اخبار نویسی کا معیار بہت ترقی کر گیا ہے۔ اور ہندوستان میں اس لحاظ سے لکھنے والوں کی کمی نہیں۔ چونکہ ان لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ان کی قوت نمو اندر ہی اندر مر جاتی ہے۔

اخبار بینی کا مذاق اگرچہ پہلے کی نسبت بہت ترقی کر گیا ہے۔ مگر یہ ترقی کوئی خوشگوار نتائج پیدا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ یہ ترقی غیر محسوس ہے۔ اس لئے غیر خوش کن ہے۔ مثلاً آپ ریل میں سفر کریں۔ تو آپ دیکھیں گے۔ کہ ریل کے جس کمرے میں پچاس مسافر سوار ہیں۔ ان میں سے پانچ کے پاس اخبار ہیں۔ اور باقی پینتالیس ان سے صفحے مانگ کر پڑھ رہے ہیں۔ برخلاف اس کے اگر آپ کسی دوسرے کمرے میں جائیں۔ جہاں پانچ انگریز سوار ہوں۔ تو پانچوں کے پاس اپنے اپنے اخبار ہوں گے

اخبار مانگ کر پڑھنا ایک اخلاقی گناہ ہے۔ جب ہم اپنی غذا خود پیدا کرتے ہیں۔ اور کسی کی روٹی کی طرف دیکھنا اخلاقی گناہ خیال کرتے ہیں اور بڑا [illegible] ...ندگی کی چیز [illegible] ...ے آدمی سے راستہ [illegible] ...جھجکتا ہے۔ اور [illegible] ...با بڑا اور معیوب [illegible] ...یادتی کے لئے صرف نہیں [illegible] روحانی غذا کے ہے اور ہم [illegible] ضرورت پوری کرتے ہیں۔

مانگ کر پڑھنے کے نقصانات وہ لوگ جو اخبار کو مانگ کر پڑھتے ہیں۔ وہ نہ صرف اپنے وقار کے ہی خلاف کرتے ہیں۔ بلکہ وہ بحیثیت سوسائیٹی کے ایک فرد ہونے کے ساری سوسائیٹی کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ کیونکہ اخبار نویس جس مقام پر اخبار کو بلحاظ اور کمال کے پہنچانا چاہتا ہے۔ وہ اس کی کثرت اشاعت پر ہی منحصر ہے تو وہ لوگ جو اس علمی گداگری پر اکتفا کرتے ہیں۔ ایک طرف خود اخبار کی آمدنی کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ دوسری طرف اپنے عمل سے دوسروں کو نقصان پہنچانے کی تحریک کرتے ہیں۔ اور سوسائیٹی کے کمزور افراد انکی اقتدار کرتے ہیں۔ اگر وہ سب خرید کر اخبار پڑھتے۔ تو اخبار نویس کو اس سے فائدہ ہوتا۔ اور وہ اخبار میں گوناگوں خوبیاں پیدا کرنے کی سعی کرتا۔ اور ملک کیلئے مفید بناتا۔ لیکن اس صورت میں ملک اس عظیم الشان خدمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ جو ایک اخبار نویس کے ذریعے سے سر انجام ہو سکتی تھی۔ پس جیسے دیگر قسم کے گداگر ملک کے لئے وبال ہیں۔ اسی طرح علمی گداگری بھی ملک کے سوہان روح ہے۔

معنوی رواداری جس نے اخبار خریدا ہے۔ وہ اسے معنوی رواداری خیال کرتا ہے۔ اور ایسے مانگنے والوں کو اخبار پیش کر دیتا ہے۔ اور کبھی یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ جب میں نے پڑھ لیا ہے۔ تو کیا حرج ہے۔ کہ کوئی اور فائدہ اٹھائے۔ مگر وہ کبھی غور نہیں کرتا۔ کہ اس کا اثر اخبار پر کیا پڑتا ہے۔ اور اس سے ملک کے مفید لٹریچر میں خطرناک طور پر کمی ہوتی ہے۔ الغرض ہمارے ملک کے اخبارات کی کمزوری کا راز اخبارات کی قلت اشاعت میں مستور ہے۔ تاہم اخبار نویسوں کی مساعی اور ان کی محنت قابل صد شکر گذاری ہے۔

جو لوگ یہ نہیں جانتے۔ کہ ہندوستانی اخبار نویس کو کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ اسے ایک آرام وہ مشغلہ خیال کرتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ اس سے بڑھکر عرق ریزی اور کسی کام میں کم کرنی پڑتی ہوگی۔ باوجود اس کے اب ہندوستان کے اخبارات میں ایک غیر معمولی انقلاب دیکھتے ہیں۔ اس انقلاب کا ایک جدید نمونہ یہ اخبار بھی ہے۔ جس کو مصر سے میں جاری کرنا چاہتا ہوں۔

ہندوستان کے فرزندوں نے وقتاً فوقتاً انگلستان و امریکہ سے تو اخبارات و رسالے جاری کئے ہیں۔ اور وہ ہمارے لئے باعث صد افتخار رہیں۔ مگر ابھی تک کسی ہندوستانی نے عربی ممالک کو اخبار کے لئے میدان نہیں بنایا تھا۔ خدا تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ اس نے مجھے یہ توفیق دی۔

ایک کمی میں عرصہ سے ایک کمی محسوس کر رہا تھا۔ اور وہ یہ کہ ہمارے پاس باوجود ان کثیر اخبارات کے جو ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ کوئی ایسا اخبار نہیں تھا۔ جو ممالک اسلامیہ کے متعلق اس طرح لکھے۔ کہ گویا ہم ممالک اسلامیہ کو دیکھ رہے ہیں۔ وہاں کی خبریں وہاں کی خبریں وہاں کے حالات وہاں کے مناظر اور تصویریں شائع کر کے ان ممالک سے ہم کو متصل کر دے۔ میں نے اس اخبار کے لئے سوچا اور بہت سوچا۔ تو یہی سمجھا۔ کہ اس کے لئے مقام اشاعت ہندوستان کے اندر نہیں بلکہ ہندوستان سے باہر ہونا چاہیئے۔ اور ایسی جگہ ہونا۔ جہاں سے تمام عربی ممالک کو دیکھنا آسان ہو بہت غور اور مشورے کے بعد میں نے قاہرہ کو اس غرض کے لئے انتخاب کیا۔ اور اس کا نام

اسلامی دنیا

تجویز کیا۔

اسلامی دنیا اسلامی دنیا حقیقت میں ہندوستانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار نویسی میں ایک مزید انقلاب ہوگا۔ جن حالات اور جن مشکلات کا مقابلہ انسان اپنے ملک و وطن اور قوم میں بیٹھ کر آسانی سے کر سکتا ہے۔ ان کا مقابلہ غیر قوم و غیر ملک میں کرنا سخت دشوار ہوتا ہے۔

ہندوستانی اخبار نویسوں سے درخواست

اس لئے میں ابنائے وطن اور ہندوستانی معاصرین سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ میری حوصلہ افزائی کے لئے کھڑے ہوں۔ اور اس ضرورت حقہ کو واضح کر کے پبلک میں اس اخبار کی خریداری کی تحریک کریں۔ کیونکہ ہندوستان کے لئے یہ امر بھی خوش کن ہے۔ کہ ایک ہندوستانی مصر میں بیٹھ کر اپنے ملک کے نام کو بلند کرنے کی سعی کر رہا ہے۔ اور اس خدمت کے لئے میں نے بہت کچھ خرچ کر کے بلاد اسلامیہ کی سیاحت کی ہے۔ اس لئے آپ کی وطنیت کا تقاضا یہ چاہتا ہے۔ کہ آپ اس تحریک کو کامیاب کریں۔ میں اس مضمون کی چند کاپیاں بعض اخبارات کو روانہ کر رہا ہوں۔ میں ممنون ہوں گا۔ اگر دوسرے اخبارات بھی ان اخبارات سے لیکر اس کو شائع کر دیں۔

اخبار کی پالیسی

اخبار کی پالیسی یہ ہوگی۔ کہ وہ مسلمانوں کو ان کے مصائب و آلام سے آگاہ کر کے اتحاد ملی کی طرف لائے۔ اور تمام مسلمانوں کے لئے واسطۂ تعارف ہو سکے۔ اور یہ اخبار ہر قسم کے مناقشات سے دور رہنے کی کوشش کرے گا۔ اخبار کی قیمت عہ سالانہ ہوگی۔ جو ہر حالت میں پیشگی ادا کرنی ہوگی کیونکہ یہاں سے وی پی جا نہیں سکتے۔ اس لئے منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر کر کے بھیج سکتے ہیں۔ ہر قسم کی خط و کتابت کے لئے پتہ انگریزی میں لکھیں۔ جو حسب ذیل ہے:۔

شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر اسلامی دنیا۔ شارع محمد علی ۱۳۱ مصر۔

نوٹ:۔ جو احباب اخبار کی سرپرستی کریں گے۔ یا اس کے نئے خریدار مہیا کریں گے۔ ان کی تعداد بھی اخبار میں شائع ہوتی رہیں گی۔

فا[روق]

فاروق ... تھا۔ اس کے چند ابتدائی ... برائے فروخت موجود ہیں ... نام وصداقت سلسلہ عالیہ احمدیہ ... میں مسئلہ کے اعتراضات کے دندان ... کے نام اختلافی مسائل پر بیرکن مضامین ... جو انشاء اللہ کسی کتاب میں نہ پائیں گے۔ ا... میں ان فائلوں کا رکھنا از بس مفید اور ضروری ہے۔ لہٰذا امید ہے کہ احباب ان فائلوں کو خرید کر اپنی لائبریریوں کو مکمل کریں۔ فی جلد باوجود نایاب ہونے صرف للعہ علاوہ محصولڈاک ہیں بذریعہ وی پی ارسال ہوگی۔

مینجر فاروق قادیان پنجاب

بہرے سننے لگے

جو لوگ بہرے ہیں۔ دماغ میں آوازیں یا زکام کے مریض ہوں۔ انہیں اورل ہرب کمپاؤنڈ کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ اس پرانی طرز کی جڑی بوٹیوں سے مرکب دوا سے بے شمار ایسے مریضوں کو جو عرصہ سے امراض بالا میں مبتلا تھے۔ اور جن میں سے اکثر کو ناقابل علاج سمجھا گیا تھا۔ کافی طور سے افاقہ ہوگیا ہے۔ ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میں اکثر اوقات اپنے مریضوں کو آورل ہرب کمپاؤنڈ کا استعمال کراتا ہوں۔ اور ہمیشہ اس دوا کے نتائج کو اطمینان بخش پاتا ہوں۔ قیمت فی بکس صرف تین روپے۔ محصول ڈاک معاف۔ دوا کے متعلق مفصل لٹریچر مفت ملنے کا پتہ:

اورل میڈیکیشن کمپنی ۱۶۰ برک بیک روڈ بیکن ہم انگلستان

Aural Medication Co
160 Birkbeck Road
Beckenham
England

طاقت کے انمول موتی

اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ ارمانوں کا خون نہ ہو۔ دل میں امنگ ہو۔ دماغ میں مسرت ہو۔ طبیعت میں جوش ہو۔ چہرہ خوش رنگ ہو۔ معدہ مقوی ہو۔ جسم میں ولولے پیدا ہوں۔ گھر کا چراغ روشن ہو۔ تو

کنگ آف ٹانکس

جو کہ سونا کستوری اور لیتھین جیسی کئی ایک ادویہ کا مرکب ہے۔ استعمال کریں۔ قیمت ۶۰ گولی سات روپے تیس گولی چار روپے معہ محصولڈاک۔

شربت فولاد

شربت فولاد۔ جو کہ کچلا۔ سنکھیا اور دیگر بہت سی ادویہ کا ایک لذیذ اور خوشگوار شربت ہے۔

شربت فولاد: عورتوں کی خاص بیماریوں مثلاً عام کمزوری۔ رنگ کا زرد پڑ جانا اور ہسٹریا کے لئے از حد مفید ہے۔

شربت فولاد۔ مرض اٹھرا کا بہت بڑا دشمن ہے۔

شربت فولاد۔ ایام حمل میں استعمال کرنے سے بچہ تندرست اور مضبوط پیدا ہوتا ہے۔

شربت فولاد:۔ کے میٹھا ہونے سے ہر ایک عورت شوق سے استعمال کرتی ہے۔

شربت فولاد کا ایک چھوٹا سا چمچہ دن میں تین مرتبہ بعد غذا استعمال کریں۔

شربت فولاد کی ساٹھ خوراکوں کی قیمت صرف تین روپے محصول ڈاک ۸/

:۔تیار کردہ:

فیض عام میڈیکل ہال قادیان پنجاب

نوٹ:۔ فرمائش کے ساتھ اخبار کا حوالہ ضروری ہے۔

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام [illegible] پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)